ویٹیکن: بحیرہ مُردار کے طوماروں کی نمائش

اسرائیل - ویٹیکن خارجہ تعلقات قائم ہونے کے بعد فریقین میں ثقافتی سطح پر باہمی تعاون کا آغاز ہو گیا ہے۔ بحیرہ مُردار کے طومار یہودیوں کے قدیم ترین مخطوطات ہیں جو عہد نامہ عتیق کے مختلف حصوں پر مشتمل ہیں۔ اِن میں سے ۱۲ طوماروں کی نمائش ۳۰ جون ۱۹۹۴ء سے ویٹیکن لائبریری کے سٹیین ہال میں شروع ہو رہی ہے جو تین ماہ جاری رہے گی۔ یہ ۱۲ طومار گزشتہ سال ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نمائش کے لیے پیش کیے جا چکے ہیں۔

ویٹیکن لائبریری کے انچارج فادر لی نارڈ بوائل نے بتایا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں طوماروں کی نمائش ختم ہونے پر اسرائیلی حکام نے ویٹیکن سے دریافت کیا کہ کیا وہ ان طوماروں کی ویٹیکن میں نمائش پسند کرے گا؟ فادر بوائل کے الفاظ میں "نمائش کا اہتمام کرنے کے لیے ویٹیکن نے اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کیا۔" یہ فریقین کے علمی اداروں کے درمیان معمول کا باہمی تبادلہ ہے، مگر بحیرہ مُردار کے طومار کوئی عام شئے نہیں، اِس لیے یہ تبادلہ بہت اہم بن جاتا ہے۔"

فریڈرک ہائیلر ـــــ خواتین کے "پیٹرن سینٹ"

معروف جرمن مستشرقہ اَنّے ماری شمل کا نام پاکستان کے علمی حلقوں کے لیے اجنبی نہیں۔ انھوں نے پاکستان کے ان گنت سفر کیے اور ان کے بقول وہ "پاکستان میں گھر کا سا سکون محسوس کرتی ہیں۔" ان کی خود نوشت کا اُردو ترجمہ ماہنامہ جامعہ (دہلی) میں "تلاشِ علم کی لذّت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ ماربرگ یونیورسٹی سے اپنی وابستگی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

" ماربرگ [یونیورسٹی - جرمنی] میں گزرے ہوئے دنوں کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی تھا کہ فریڈرک ہائیلر [Friedrick Heiller] ان چند اوّلین افراد میں سے تھے جنھوں نے مذہب اور دانشوری کو عورتوں کی جو دین ہے، اس کی اہمیت کا احساس دلایا اور اس مسئلے کے مذہبی اور علمی حلقوں میں بحث کا موضوع بننے سے بہت پہلے اسے ہائیلر کے سیمینار اور ان کی کتاب "مذہب اور عورت" نے کر حل لیا تھا۔ ہم لوگ مذاق میں انہیں "زنانہ پروفیسروں کے پیٹرن سینٹ" کے نام سے پکارتے تھے۔"

واضح رہے کہ یہ فریڈرک ہائیلر مذاہب کے مورّخ تھے اور ماربرگ یونیورسٹی میں فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین تھے۔